سوال

میری عمر چھبیس برس ہے اور میرے لیے ایک بااخلاق اور دیندار نوجوان کا رشتہ آیا ہے، اس میں ہر اچھی صفت پائی جاتی ہے، وہ اچھے دل کا مالک ہے اور محبت کرنے والا ہے، لیکن اس رشتہ کو قبول کرنے میں تاخیر کا سب سے بڑا سبب اس کی ملازمت ہے وہ ٹیلی ویژن پر مختلف قسم کے پروگرام اور انعامی مقابلہ جات پیش کرنے کی ملازمت کرتا ہے، فی الحال وہ صبح کے وقت پیش کیے جانے والے پروگرام مثلاً سیاحت و صحت اخبار، کھیل انٹرویو وغیرہ پیش کرتا ہے، اور یہ اشیاء مرد و عورت کے اختلاط اور موسیقی سے خالی نہیں ہوتے میرا سوال یہ ہے کہ آیا وہ اس ملازمت سے جو تنخواہ حاصل کرتا ہے وہ حلال ہے یا حرام؟ کیا میں اس سے رشتہ ازواج میں منسلک ہو جاؤں، صراحت کے ساتھ کہتی ہوں کہ میں ایک رشتہ دار ہونے کی بنا پر اسے بطور خاوند چاہتی ہوں، میں بچپن سے ہی اس کو پسند کرتی ہوں، کہیں اس شخص کے ساتھ رشتہ ازواج میں منسلک ہو کر گنہگار تو نہیں ٹھرونگی اور اپنی پروردگار کی معصیت تو نہیں ہوگی؟ اگر اللہ سبحانہ وتعالی کا خوف اور ڈر نہ ہوتا تو میں سوال نہ کرتی، برائے مہربانی مجھے جواب عنائت کریں تاکہ میں کوئی فیصلہ کر سکوں؟

جواب

الحمد للہ

اول :

آپ نے اپنے دینی معاملہ میں سوال کر کے بہت اچھا کیا ہے اور پھر اپنی معاش کے اچھا اور پاکیزہ ہونے کے بارہ میں بھی دریافت کرنا اچھی چیز ہے، اسی طرح نیک و صالح خاوند کی حرص رکھنا بھی، اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے لیے ان امور میں آسانی پیدا فرمائے

دوم :

ٹی وی پر انعامی پروگرام اس طریقہ پر پیش کرنا جو آپ نے بیان کیا ہے کہ اس میں مرد و عورت کا اختلاط اور گانے اور موسیقی شامل ہے یہ حرام اور حلال دونوں پر مشتمل ہے، اس میں خیر اور شر دونوں موجود ہیں؛ کیونکہ مرد و عورت کے اختلاط اور موسیقی و گانے بجانے اور عورتوں کی تصاویر کی حرمت ثابت ہے

اور جو چیز حرام ہو اسے پیش کرنا اور اس میں معاونت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، اور برائی و شر اور گناہ و ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرو، یقینا اللہ تعالی بڑے شدید عذاب والا ہے المآئدۃ (2).

اور ارشاد باری تعالی ہے :

یقینا وہ لوگ جو مومنوں میں فحاشی پھیلانا پسند کرتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں المناک عذاب ہے، اور اللہ تعالی جانتا ہے تم نہیں جانتے النور (19).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی ہدایت کی طرف راہنمائی کی تو اسے اس پر عمل کرنے والے جتنا اجرملے گا، اور ان کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائيگی، اور جس نے کسی گمراہی کی طرف

راہنمائی کی تو اس پر عمل کرنے والا کا بھی گناہ ہے ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (4831).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (1200) اور (5000) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

حرام کام پر حاصل ہونے والی کمائی اسی قدر حرام ہے جس قدر وہ کام تھا

رہا معاملہ انعامی مقابلوں کا تو اس میں کچھ تو مباح ہیں اور کچھ حرام، جن انعامی مقابلوں میں شریک ہونے والا شخص شریک ہونے کے لیے مال ادا کرتا ہے چاہے وہ کال کرنے کی قیمت ہی کیوں نہ ہو؛ تو یہ حرام ہونگے، اور یہ جوا اور قمار بازی کی ایک قسم کہلاتی ہے

پھر یہ کسی پر مخفی نہیں کہ اس ماحول میں ملازمت کرنے میں کئی اور بھی برائیاں پائی جاتی ہیں، کیونکہ یہاں مرد و عورت کا اختلاط پایا جاتا ہے، اور وہاں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے بارہ میں ظن غالب یہی ہے کہ وہ فاسق و فاجر ہیں اور دین میں کمی رکھتے ہیں

اس لیے اس نوجوان کو نصیحت کریں، اگر تو وہ نوجوا نتوبہ کرکے یہ ملازمت ترک کر دیتا ہے، اور کوئی مباح اور جائز ملازمت کرتا ہے تو پھر اس سے شادی کرنے میں کوئی مانع نہیں

لیکن اگر وہ یہی ملازمت جاری رکھتا ہے تو پھر اس نوجوان میں کوئی خیر نہیں؛ کیونکہ اس کے مال میں حلال و حرام دونوں مختلط ہیں، اور ارد گرد کے ماحول میں گھرے ہونے کی بنا پر خدشہ ہے کہ وہ بھی کمزور ہو کر وہی کام کرنے لگے گا

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو نیک و صالح خاوند اور اولاد عطا فرمائے

والله اعلم.

اسلام سوال و جواب

127936